اسلام کا قانون حسبہ باب ہشتم آخری قسط

# احتساب عهد به عهد

از: قاضی فضل واحد، نیپا انسٹرکٹر پشاور

| نمبر شمار | ذیلی عنوانات | نمبر شمار | ذیلی عنوانات |
|---|---|---|---|
| (۱) | نظام احتساب کا نقطۂ آغاز | (۲) | عہد صدیقیؓ میں احتساب کا نظام |
| (۳) | عہد فاروقیؓ احتساب کا نظام | (۴) | مصر عہد فاطمین |
| (۵) | بغداد کا نظام احتساب | (۶) | اندلس میں نظام احتساب |
| (۷) | سلطنت عثمانیہ | (۸) | ایران |
| (۹) | برصغیر پاک وہند | (۱۰) | احتساب کیسے ہو |
| (۱۱) | کتابیات، حوالہ جات | | |

**نظام احتساب کا نقطہ آغاز:۔**

اگر چہ رسول اللہ ﷺ کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا اس وقت بھی حکم دیا گیا تھا جب کہ آپ ﷺ مکہ معظمہ میں تھے اور دین اسلام کو پوری قوت کے ساتھ استدلالی رنگ میں پیش کیا جارہا تھا چنانچہ ارشاد ربانی ہے "وامر بالعرف و اعرض عن الجاهلين" (الاعراف ۱۹۹) امام رازی فرماتے ہیں کہ مفسرین نے "امر بالمعروف" کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے ترجمہ (معروف کا حکم دو یعنی دین حق کی وضاحت اور اس کے دلائل اثبات کے ذریعہ) نبی اکرم ﷺ ہی کے بارے میں قرآن حکیم کا ارشاد ہے ترجمہ (معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں۔ آپ ﷺ کی صفت سابقہ آسمانی کتب میں بیان ہوئی ہے اور یہی آپ ﷺ کا حال تھا بھی۔

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جملہ اختیارات کا ارتکاز رسول اللہ ﷺ کی ذات ہی میں تھا۔ وہ معاشرے کے مصلح بھی تھے اور سپہ سالار بھی، اخلاقیات کا درس دینے والے بھی تھے اور اخلاقی قدروں کو پامال کرنے پر سرزنش کرنے والے اور موقع کے مطابق سزا دینے والے بھی۔ سزاؤوں کے ضمن میں آپ ﷺ کے دور میں معمولی سرزنش، مار پیٹ اور کوڑے مارنے کی سزا سے لے کر سنگسار کرنے کی سزا تک ثابت ہے اس دور کے نظام احتساب میں درجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

(1) نیکی کے فروغ اور برائی کے سدباب کیلئے آپ ﷺ خود بازاروں میں گشت کرتے اور موقع و محل کے مطابق احکام صادر فرماتے تھے

(2) سزاؤوں میں قید کی سزا دینا بھی ثابت ہے جس کی صورت مسجد کے ستونوں سے باندھ دینا ہوتی تھی۔

(3) سنگین جرائم کی صورت میں حدود کا اجراء بھی کرتے اور سخت تعزیری سزائیں بھی دیتے تھے۔اس مقصد کے حصول کے لئے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کر رکھا تھا، جنہیں یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ کسی کو محبوس کریں، ماریں یا گرفتار کریں۔

(4) صحابہ کرامؓ کسی ناپسندیدہ فعل کا ارتکاب کرتے دیکھتے تو پکڑ کر حضورؐ کے پاس لے آتے جو مناسب فیصلہ کرتے۔

(5) مجرموں کی گردنیں اڑانے کیلئے آپ ﷺ نے حضرت زبیر، حضرت علی، حضرت مقداد بن الاسود، محمد بن مسلمہ، عاصم بن ثابت ضحاک بن سفیان کلابی رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مامور کر رکھا تھا۔

## عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں احتساب کا نظام:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت ﷺ کی طرح بازاروں میں گشت کرتے، اور موقع پر اصلاح احوال کرتے اس حد تک رسول اللہ ﷺ کے نظام احتساب کو انہوں نے برقرار رکھا تھا۔ایک تبدیلی جو آپ رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی وہ یہ ہے کہ منصب قضاء انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔اس طرح اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ قاضی کا عہدہ خلیفہ کی ذات سے الگ قرار پایا ورنہ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں زیادہ سے زیادہ اس نظام کو قائم رکھنے کے لئے کوشاں رہے جو رسول اللہؐ نے مدینہ منورہ میں رائج کیا تھا۔

## عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں احتساب کا نظام:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام کے نظام احتساب کو بہت ترقی ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہ رعایا کے عام اخلاق کا بطور خاص خیال رکھتے۔کسی ایسے فعل کی اجازت نہ دیتے جس سے اسلامی تعلیمات کی نفی ہو رہی ہوتی یا معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہمیں دو امور کا بطور خاص خیال پتہ چلتا ہے ایک یہ کہ وہ عام رعایا کی جان و مال اور بلند اخلاق کے تحفظ کے لئے ایک فرد پر توجہ دیتے تھے۔ایک موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کی جھولی آٹے سے بھری ہوئی ہے اس کے باوجود وہ لوگوں سے بھیک مانگ رہا ہے۔آپ نے اس سے سارا آٹا چھین کر اونٹوں کے آگے ڈال دیا اور اس شخص سے کہا کہ اب بے شک مانگنا شروع کر۔(الفاروق۔شبلی نعمانی)

آپ سرکاری حکام اور دیگر ملازمین کے سخت نگرانی کرتے اور ان کے جملہ معاملات پر کڑی نظر رکھتے تھے۔احتساب اپنی اصل روح اور اپنے اساسی فرائض کے ساتھ خلافت راشدہ میں ہی وجود میں آچکا تھا۔اور حضرت عمرؓ اس سلسلے میں بھی بہت سے مؤثر اقدامات کر چکے تھے مگر ''حسبہ'' کے نام سے باقاعدہ ادارہ عباسی دور حکومت میں وجود میں آیا ہے۔چنانچہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ خلیفہ مہدی عباسی کے دور عہد (۱۵۸۔۱۵۹ھ) میں استعمال ہونا شروع ہوا۔مگر طبری کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادارہ اس نام کے ساتھ خلیفہ منصور کے عہد میں وجود میں آچکا تھا۔الطبری ۱۴۶ھ کے واقعات میں بیان کرتے ہیں کہ منصور نے ۱۵۷ھ میں ابوزکریا یحییٰ بن عبداللہ کو بغداد کا والی حسبہ مقرر کیا تھا۔

## مصر، عہد فاطمیین:

فاطمیین کے عہد میں احتساب کا نظام بہت ترقی کر گیا تھا۔ محتسب کے کارندے بازاروں میں گھومتے اور گوشت پکے ہوئے کھانوں اور حتیٰ کہ برتنوں کی بھی جانچ پڑتال کرتے تھے، سواریوں اور کشتیوں وغیرہ پر حد مقررہ سے زائد سامان نہیں لادتے تھے۔ سقوں کو پابند رکھتے تھے کہ ان کے مشکیزے اور پانی کے برتن ڈھکے ہوئے ہوں محتسب جامعہ عمرؓ اور الازھر میں اپنی عدالت بھی مقرر کرتا تھا اور اس کا دائرہ اختیار وسیع ہو چکا تھا کہ پولیس (شرطہ) اس کے احکام نافذ کرنے کے پابند تھے۔

## بغداد کا نظام احتساب:

۳۰۰ھ کے قریب محتسب بغداد کا ایک باقاعدہ منصب تھا۔ بیشتر اوقات بہت اہم ذمہ داریاں اس کے سپرد ہوئیں تھی۔ اور وہ کارکنان حکومت میں درجہ اول کے کارکنوں میں متصور ہوتا تھا۔ مثلاً دار الضرب (ٹکسال) کی نگرانی بھی اس کی ذمہ داری تھی۔ ۳۲۶ھ کے قریب والیوں کے نام ایک منشور (فرمان) جاری ہوا کہ دار الضرب پر خاص نظر رکھی جائے تا کہ سونے چاندی کا کوئی سکہ کم وزن یا نا خالص نہ بننے پائے۔ اور سکوں پر اور کپڑوں اور فروش وغیرہ پر امیر المؤمنین کا نام نقش کیا جائے۔

## اندلس میں نظام احتساب:

اندلس کے ہر شہر میں ایک محتسب یا صاحب السوق مقرر ہوتا تھا جو بازاروں اور خرید وفروخت کے مراکز کی نگرانی کرتا اس منصب پر ایسے شخص کو مقرر کیا جاتا تھا۔ جو صاحب علم اور فہم وزکاء، اور فطین ہو۔ بالعموم یہ منصب کسی قاضی کے سپرد کیا جاتا تھا۔ کیونکہ محتسب کے کام کو بھی قضا ہی کا ایک حصہ تصور کیا جاتا تھا المقری نے اندلس کے محتسب کے دائرہ اختیار کی تجدید کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نظام بہت وسعت اختیار کر گیا تھا۔ جملہ اشیاء ضرورت کی قیمتیں مقرر تھیں اور تاجروں پر نظر رکھی جاتی تھی "محتسبین" کے لئے باقاعدہ "مجموعہ قوانین" تھا جو فقہی کتابوں کی طرح ان کے درمیان متداول تھا۔ اور وہ ان کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کو ہر قسم کے معاملات خرید فروخت میں دخل تھا۔ اندلس میں احتساب بہت ترقی کر گیا تھا اور ابن عبدون نے اسے حکومت کا سب سے اہم شعبہ قرار دیا۔ اندلس میں ہر نظام ایک طویل عرصہ تک جاری رہا اور اس قدر اہمیت اختیار کر گیا کہ جب ہسپانیہ کے عیسائیوں نے ان علاقوں کو مسلمانوں سے چھینا تو ہر علاقے میں احتساب کا نظام برقرار رکھا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اندلس میں احتساب کے ادارہ کو "خطة الاحتساب" کا نام دیا گیا۔ اس منصب پر قاضی کو متعین کیا جاتا تھا۔ جو اکثر اپنی جماعت کے ساتھ بازاروں میں جاتا اور اس کے لوگ بازار میں فروخت ہونے والی روٹیوں کو وزن کر کے دیکھتے۔ گوشت کی دکان پر نرخ لکھ کر لگانا ہوتا تھا۔ اور کسی قصاب کو زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔

## سلطنت عثمانیہ:

سلطنت عثمانیہ کے مختلف ادوار میں احتساب کا ادارہ موجود تھا اور محتسب کے فرائض کے قواعد وضوابط احتساب قانون نامہ میں درج تھے۔ جس میں محتسب کے جملہ فرائض جیسے بازار کی نگرانی، جانچ پڑتال، تعزیر اور خاص طور پر صوبوں میں محصول لگانے کی ہدایات موجود تھیں۔ ان ضوابط میں ایک طرف تو قیمتوں کی ایک فہرست درج تھی اور اجناس، مصنوعات یا دوسری اشیاء کی فروخت اور مقررہ حد منافع کے سلسلے میں اس فہرست کی پابندی کرنا ہوتی تھی اور دوسری طرف بد دیانت تاجروں اور کاریگروں کو سزا کے طور پر جرمانے کی تفصیلات درج تھیں ان کے علاوہ اس دستور العمل میں محصولات کا تناسب یا ان کے کل مقدار سرکاری واجبات اور دوسری ادائیاں مندرج ہوتی تھیں۔ جن کی تحصیل احتساب کی طرف سے کی جاتی تھی اور جو پیشہ ور انجمنوں کے ارکان سے واجب الوصول ہوتی تھیں۔ محتسب کے اصل فرائض کے کچھ آثار ان ضوابط کے بعض دفعات میں پائے جاتے ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ محتسب کا فرض ہے کہ عوام کے اخلاق وکردار کی نگرانی کرے اور مقدس مقامات میں فرق نہ آنے دے۔ مخرب الاخلاق کوئی بات نہ ہونے دے اور اس بات پر کڑی نظر رکھے کہ آیا مسلمان اپنے مذہبی فرائض کا احترام کرتے ہیں یا نہیں۔ استنبول میں محتسب ہی تھوک فروشوں، تاجروں اور کاریگروں کے درمیان تجارتی سامان کی تقسیم کی نگرانی کرتا تھا۔ ٹیکسوں کی وصولی میں محتسب کے کارندے جنہیں ملازم کہے جاتے تھے۔ اس کے مدد ومعاون ہوتے تھے۔ دسویں صدی ہجری میں اور اس کے بعد استنبول میں محتسبوں کی تعداد پندرہ تھی۔ جو بعد میں بڑھ کر چھپن ہوگئی تھی ان کے علاوہ سولہ ملازم اور تھے۔ جن کے پاس سرکار کی طرف سے تقرر کے پروانے ہوتے تھے۔ محتسب سال بہ سال مقرر ہوتے تھے۔ یہ منصب حاصل کرنے والا مقررہ نقد رقم (بدل مقاطعہ) کی ادائیگی اور قاضی (جس کے سامنے محتسب براہ راست جوابدہ ہوتا تھا) وزیر اعظم یا صوبائی گورنر کی منظوری کے بعد تقرر کا پروانہ پاتا تھا۔ احتساب کے اولین قوانین وضوابط سلطان بایزید (۸۸۶ھ تا ۹۱۸ھ) کے عہد سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعد میں سلطان سلیم اول، سلیمان اول، سلیم دوم، مراد سوم، مراد چہارم محمد چہارم۔ احتساب سے متعلق صوبوں کے لئے قوانین، صوبوں کے انتظام سے متعلق عام قوانین (قانون نامہ) میں شامل کر لئے گئے تھے۔ قدیم ترین قانون نامہ سلطان بایزید دوم کے عہد حکومت کا ہے یہ ناممکن نہیں کہ اس قسم کے قواعد وضوابط اس سے قبل بھی نافذ ہوں۔ بعض صوبوں میں جن کا عثمانی سلطنت سے الحاق دسویں صدی ہجری میں ہوا تھا سلاطین نے قدیم قوانین وضوابط ہی جاری رکھے جیسا کہ مثال کے طور پر دمشق میں ہوا تھا۔

## ایران:

خلافت عباسیہ کے بعد ایران میں جو مختلف حکومتیں اور سلطنتیں قائم ہوگئی تھیں ان میں محتسب اور اس کا عہدہ (حسبہ یا احتساب) اور اپنی اداروں کے کئی دوسرے عہدے انیسویں صدی تک بھی برقرار رہے۔ اخلاق عامہ اور مذہبی فرائض کی مناسب انجام دہی کی نگرانی محتسب کے ذمے تھی عوام کی سہولتوں اور آسائشوں کی دیکھ بھال کرنا اس کا فرض منصبی ہوتا تھا۔ اس کا فرض تھا کہ غلاموں سے بدسلوکی نہ ہونے پائے اور بار برداری کے جانوروں پر ان کے طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادا جائے۔ زمینوں کے مفادات کا تحفظ اور ان سے قواعدو

ضوابط کی پابندی کرانا بھی اس کے ذمے تھا۔ بایں ہمی اس کا اہم فریضہ یہ تھا کہ وہ منڈیوں کے نگرانی کرے، سوداگروں اور کاریگروں کو بددیانتی نہ کرنے دے اور پیشہ ورانہ ''برادریوں'' اور انجمنوں پر کڑی نظر رکھے۔ وہ مجرموں کو سرسری سزا دے سکتا تھا۔

نظام الملک لکھتا ہے کہ اوزان اور قیمتوں کی جان پڑتال، تجارتی لین دین کی نگرانی، اشیاء میں ملاوٹ اور دھوکے کے انسداد اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ترویج کے لئے ہر شہر میں محتسب کا تقرر ہونا چاہیئے۔ ایلخانوں کے قبول اسلام کے بعد مذہبی ادارے کے دیگر عہدوں کے ساتھ محتسب کا عہدہ بھی برقرار رہا۔ جب غازان خان نے ساری مملکت میں باٹوں اور پیانوں میں یکسانی پیدا کرنی چاہی تو اس نے حکم دیا کہ یہ کام ہر صوبے میں محتسب کی موجودگی میں عمل میں لایا جائے صفویوں کے عہد حکومت میں اکثر بڑے شہروں میں ایک ایک محتسب ہوتا تھا۔ وہ اس منصب کے روایتی فرائض سرانجام دیا کرتا تھا۔ مملکت کا محتسب اعلیٰ محتسب الممالک کہلاتا تھا۔ شاہ طہماسپ کے زمانے میں یہ عہدہ سید علی استر آبادی کو تفویض تھا۔ جو درباری شاہی کا خطیب بھی تھا۔ بعد میں یہ منصب سید میر جعفر طبائی کو ملا۔ شاہ عباس کے عہد میں جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی جگہ مرزا عبدالحسین مقرر رہا۔ صفوی عہد کے بعد محتسب کا عہدہ روبتنزل ہو گیا۔ اور اس کی نوعیت روز بروز غیر مذہبی ہوتی گئی۔ قانون شریعت کے نفاذ سے متعلق محتسب کو جو فرائض ادا کرنے پڑتے تھے۔ وہ اس کی تولیت سے نکال کر ''مراجع التقلید'' کے سپرد کر دیئے گئے۔

## برصغیر پاک وہند:

مسلمانوں نے ابتداء میں بھی یہ محسوس کر لیا تھا۔ کہ ہندوستان انہوں نے فتح کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی مخصوص حیثیت کا تقاضا ہے کہ وہ احکام شریعت کی پیروی اور درستی اخلاق میں سستی نہ دکھائیں ورنہ ملک کی سالمیت، یکجہتی، حتی کہ نئی سلطنت کا وجود بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔ چنانچہ جہاں بھی مسلم آبادی قائم ہوتی یا چھاؤنی کی بنیاد ڈالی جاتی۔ وہاں ایک محتسب اور ایک قاضی بھی رکھا جاتا۔ سلطان بلبن ایک اچھی حکومت کے لئے محکمہ احتساب کو ضروری خیال کرتا تھا۔ اس نے اپنے پیش روؤں کے برعکس کسی چھوٹے سے چھوٹے شہر اور غیر اہم مقام کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ برصغیر پاک وہند میں محی الدین اورنگزیب عالمگیر کے بعد احتساب کے نظام میں کمزوری آگئی اور یہ نظام باقاعدہ موجود نہیں رہا۔ البتہ جب مولانا سید احمد بریلوی نے سرحد کے بعض علاقوں میں اسلامی حکومت کا احیاء کیا تو انہوں نے مختلف مقامات پر محتسب بھی مقرر کئے تھے۔

## احتساب کیسے ہو؟

ہر ضلع، تحصیل، قصبہ، گاؤں کی سطح پر ایک احتساب، اصلاحی کمیٹی ہو ہر احتساب، اصلاحی کمیٹی ڈی سی، اے سی، تحصیلدار، مقامی عالم دین اور چند سماجی صالح و مصلح کارکن پر مشتمل ہو۔ مختلف امور (اصلاحی، تدریبی، تادیبی) نمٹانے کے لئے متعلقہ امور کے ماہر، ماہرین کے ساتھ چند کارکن رضا کارانہ طور پر شامل ہوں۔ مثلاً

۱۔ ہسپتالوں کے نظام کو بہتر بنانے، بے قاعدگیوں کو دور کرنے، پیچیدگیوں کو آسان کرنے کے لئے محکمہ صحت کا نمائندہ اور مذکورہ کمیٹی کے ممبران ہوں۔

۲۔ بازاروں میں فروخت ہونے والے اشیاء، مہنگائی کو روک تھام، ذخیرہ اندوزی کا سدباب کرنے، ناپ تول ٹھیک قائم کرنے کیلئے مجسٹریٹ، تحصیل دار کے ساتھ مذکورہ احتساب کمیٹی کے ارکان ہوں۔

۳۔ کمزور، بیمار جانوروں کو ذبح کرنے اور گوشت فروخت، مرغی فروشوں اور ذبح کرنے کے قریبی جگہوں کی صفائی دیکھنے کیلئے وٹرنری ڈاکٹر بشمول ممبران کمیٹی۔

۴۔ گیس بجلی کی چوری ختم کرنے، سدباب کرنے کے لئے متعلقہ محکمے کا ایماندار افسران، ریٹائرڈ افسران یہ فرائض بخوبی انجام دے سکیں گے۔ بشمول کارکنان کمیٹی۔

۵۔ سکولز باقاعدہ، بے قاعدہ چل رہے ہیں۔ یہ دیکھنے کے لئے محکمہ تعلیم کا نمائندہ اور اصلاحی، احتساب کمیٹی کے تعلیم یافتہ ممبران

۶۔ سکولز کے امتحانات، نقل کی روک تھام اور امتحانی امور میں غلط رجحانات ختم کرنے کیلئے امتحانی بورڈ کے حاضر سروس ایماندار ملازمین یا ریٹائرڈ ایماندار ملازمین اور کمیٹی کے ممبران۔

۷۔ نہروں، سڑکوں، سرکاری املاک اور دیگر وقف عمارتوں کی دیکھ بھال جنگلات کی کٹائی کی روک تھام۔ نہروں اور دریاؤں میں تجارتی بنیاد پر غیر قانونی طور پر پکڑے جانے والے مچھلیوں کی روک تھام اور سدباب کے لئے متعلقہ شعبہ جات کے نیک اور ایمادار افسران، ملازمین بشمول کمیٹی ممبران۔

۸۔ تعمیر مکانات میں تجاوزات، راستے، گلیوں کی تنگی، کشادگی، گلی کوچوں میں روشنیوں اور ہوا کا معقول انتظام دیکھنے، محصول چونگی، سبزی منڈی اور مال منڈیوں میں بے قاعدگیوں کی قلع قمع کرنے کے لئے بلدیاتی اداروں کے شہرت یافتہ ملازمین اور اصلاحی کمیٹی کے ممبران۔

۹۔ ٹیکسوں کا نظام بہتر بنانے (ٹیکس لگانے، وصولیابی) پولس سٹیشن اور پولیس کا نظام درست کرنے چوری ڈکیتی، دہشت گردی، فرقہ واریت کا خاتمہ کرنے نیز عدالتی نظام میں درپیش دشواریاں ختم کرنے کے لئے ریٹائرڈ جج ریٹائرڈ (نیک و مصلح) پولیس افیسر، انکم ٹیکس کے افیسر بمعہ اصلاحی کمیٹی کے ارکان۔

۱۰۔ (الف) کسان، مزارع، زمیندار، مزدور، کارخانہ دار، آجر واجیر کے باہمی معاملات کی اصلاح و درستگی کے لئے ۔ پٹواری، تحصیل دار بمشول اصلاحی کمیٹی۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ بمع جرگہ ممبران لیبر ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ بمع احتساب کمیٹی کے ممبران۔

(ب) آئینی قانون نظام کو اسلامی سانچے میں ڈالنے کے لئے اسمبلی ممبران میں سے قانون کے سمجھنے والے بمعہ شرعی عدالت کے جج صاحبان، اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبران اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی ہو۔ "تلک عشرۃ کاملۃ"

کتابیات، حوالہ جات

الف) کتب تفاسیر

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۲۔ تفسیر احکام القرآن ۳۔ تفسیر بیان القرآن
۴۔ تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن ۵۔ تفسیر جواہر القرآن ۶۔ تفسیر کبیر

ب) کتب احادیث

۱۔ ابن ماجہ ۲۔ ابوداؤد ۳۔ ترمذی ۴۔ رواۃ الترمذی
۵۔ شرح مسلم ۶۔ کتاب الادب (بخاری شریف) ۷۔ مسند احمد

ت) کتب سیرت

۱۔ سیرت النبی ﷺ (ج اول) مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۲۔ منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین

ث) کتب فضائل

۱۔ فضائل تبلیغ ۲۔ فضائل نماز ۳۔ دعوت وتبلیغ (سلسلہ مواعظ الشرفیہ)

ج) کتب الفقہ والفتاویٰ

۱۔ فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق ۳۔ رد المحتار علی الدر المختار

ح) کتب تاریخ

۱۔ ازالۃ الخفاء ۲۔ البدایہ والنھایہ ۳۔ تاریخ التمدن الاسلامی
۴۔ تاریخ الخلفاء ۵۔ تاریخ طبری ۶۔ تاریخ ملت
۷۔ خلافت راشدہ ۸۔ خلفائے راشدین ۹۔ فتوح البلدان

د) کتب متفرقہ

بسلسلہ جدید فقہی تحقیقات

جامعہ المرکز الاسلامی کی ایک اور عظیم تاریخی، تحقیقی اور علمی پیشکش

(امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت)

جس میں امام ابوحنیفہؒ کی تابعیت، ثبوت روایت، صحابہ کرامؓ سے سماع، علم حدیث میں مقام ومرتبہ، اکابر ائمہ کے السنہ سے امام اعظمؒ کے حق میں مدحیہ اقوال اور محسنہ کلمات، امام ابوحنیفہ پر طعن واعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور علمی محاسبہ، امام ابوحنیفہؒ بحیثیت ایک عظیم مصنف، مسانید تصنیفات وتالیفات، کتاب الآثار اور اس کے نسخے، "تعلیقات وتشریعات"، فقہ حنفی کی ترجیحات اور امتیازی خصوصیات اور موضوع سے متعلق دیگر اہم مضامین شامل ہیں۔ اہل ذوق کو اطلاع عرض ہے کہ کتاب محدود تعداد میں چھپی گی، پہلے سے اپنی کاپی محفوظ کر لیجئے۔

برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی ڈاک خانہ خود صوبہ سرحد

فون نمبر: 0928-310353، فیکس: 310355، ای میل: almarkazulislami@maktoob.com